احترام انسانیت اور امت مسلمہ کیلئے راہ عمل

غلام حیدر
ریسرچ اسکالر، شعبہ علوم اسلامی

ABSTRACT:

Islam is a religion of peace and security. Unfortunately ,non-muslims have misunderstandings about its values .Furthermore, many muslims have also given very poor impression about Islam. Teachings of Holy Quran and Holy Prophet(S.A.W) have emphasized on the security and safety of human beings irrespective of their cast ,colour and creed. Holy Prophet(S.A.W)never betrayed anybody. His activities were always on the ground.He loved humanity and never enforced anyone to embrace Islam.Rightly guided caliphs also followed the footsteps of Hazrat Muhammad(S.A.W). This paper attempts to highlight the importance of human life and property in the light of Islamic teachings. Moreover, a line of action is suggested for Islamic Ummah to regain her lost status.

اس کرہ ارض پر بسنے والے سات ارب سے زائد انسانوں(۱) میں مسلمانوں کی تعداد دو ارب سے متجاوز ہے۔ (۲)اتنی بڑی تعداد میں ہونے کے باوجود مسلمان معتوب ہیں۔اور دنیا کی امامت وقیادت سے بیدخل کر دیئے گئے ہیں۔

اس کی وجوہات پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ مسلمانوں کو اللہ رب العزت نے یہ منصب عطا کیا ہے کہ وہ پوری انسانیت کی رہنمائی کریں اور لوگوں کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر روشنی دکھائیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنهون عن المنکر و تو منون باللّٰه. (۳)

"تم ایک بہترین امت ہو تمہیں لوگوں کے لئے نکالا گیا ہے۔ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو"

آج صورتحال یہ ہے کہ مسلمان خود جہالت کے اندھیروں میں ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں اور روشنی ہے کہ دور دور تک نظر نہیں آرہی۔

سب سے پہلے اسلام کی اصل تعلیمات کو سمجھ کر ان پر عمل کرنا ہوگا اور پھر انسانیت کو ان تعلیمات کی برکات سے آگاہ کرنا ہوگا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

"انما مثلي و مثل امتي کمثل رجل استو قد نارا فجعلت الدواب والفراش یقعن فیها وانا آخذ بحجز کم وانتم تقحمون فیها" (۴)

"میری اور میری امت کی حالت اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ جلائی ہو اور مختلف جانور اور پروانے اس میں گرنے کے لئے دوڑتے چلے آرہے ہوں۔ میں تمہیں تمہاری کمروں سے پکڑ رہا ہوں اور تم اس میں گرنے پر اصرار کر رہے ہو"

جو لوگ نبی اکرم ﷺ کی دی ہوئی اس تمثیل کو ذہن میں رکھتے ہوں اور یہ جانتے ہوں کہ وہ آگ بھڑک رہی ہے جس میں دنیا کی قومیں سر کے بل گر رہی ہیں کہ جن کو کمر سے پکڑ پکڑ کر بچانا ہماری ذمہ داری ہے، وہ آخر اس جذبے سے کیسے خالی ہو سکتے ہیں کہ جہاں تک ممکن ہو ہمیں لوگوں کو اس آگ میں گرنے سے بچانا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس امت کو اخرجت للناس کہا ہے یعنی اسے لوگوں کے لئے نکالا گیا ہے۔

آج کی دنیا اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں غلط فہمیوں اور شکوک وشبہات کا شکار ہے۔ یہ غلط فہمیاں اور شکوک وشبہات ختم کرنے یا کم کرنے میں مسلمان ناکام ہوئے ہیں جس کی وجہ سے سات ارب سے زائد انسان دلدل میں پھنستے جارہے ہیں۔ احترام انسانیت دور حاضر کا نہ صرف ایک اہم مسئلہ ہے بلکہ ایک چیلنج بن گیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تکریم انسانیت کے بارے میں اسلام کی تعلیمات کو سمجھا جائے تاکہ دنیا امن وسکون کا گہوارہ بن سکے۔

اسلام امن وسلامتی کا دین ہے اور دوسروں کو بھی امن وعافیت کے ساتھ رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ اسلام کے

دین امن وسلامتی ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بھیجے ہوئے دین کے لئے نام ہی "اسلام" پسند کیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ورضيت لكم الا سلام دينا. (۵)

"اور تمہارے لئے اسلام کو (بطور) دین (یعنی مکمل نظام حیات کی حیثیت سے) پسند کرلیا"

لفظ اسلام سَلَمَ یا سَلِمَ سے ماخوذ ہے، جس کے معنی امن وسلامتی اور خیر وعافیت کے ہیں۔اسلام اپنے لغوی معنی کے اعتبار سے سراسر امن ہے۔گویا امن وسلامتی کا معنی لفظ اسلام کے اندر ہی موجود ہے۔لہٰذا اپنے معنی کے اعتبار سے ہی اسلام ایک ایسا دین ہے جو خود بھی سراپا سلامتی ہے اور دوسروں کو بھی امن وسلامتی، محبت و رواداری، اعتدال وتوازن اور صبر وتحمل کی تعلیم دیتا ہے۔

قرآن وحدیث میں اگر مسلم اور مومن کی تعریف تلاش کی جائے تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک مسلمان صرف وہ شخص ہے جو تمام انسانیت کے لئے پیکر امن وسلامتی ہو اور مومن بھی وہی شخص ہے جو امن وآشتی، تحمل و برداشت، بقاء باہمی اور احترام آدمیت جیسے اوصاف سے متصف ہو۔ یعنی اجتماعی سطح سے لے کر انفرادی سطح تک ہر کوئی اس سے محفوظ و مامون ہو۔

اسلام انسانوں کے احترام کا درس دیتا ہے اور ان کی عزت، جان اور مال کو محترم سمجھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدۃ میں ارشاد فرمایا:

"من قتل نفسا بغير نفس او فساد في الارض فكانما قتل الناس جميعا ومن احيا ها فكا نما احيا الناس جميعاً. (۶)

"جس نے کسی شخص کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد (پھیلانے کی سزا) کے (بغیر، ناحق) قتل کر دیا تو گویا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو قتل کر ڈالا اور جس نے کسی کی جان بچائی اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی"

مندرجہ بالا آیت میں مسلم اور غیر مسلم کی تخصیص کے بغیر انسانی جان کی قدر وقیمت بیان کی گئی ہے۔

سید ابوالاعلیٰ مودودی (م: ۱۹۷۹ء) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ "دنیا میں نوع انسانی کی زندگی کا بقا منحصر ہے اس پر کہ ہر انسان کے دل میں دوسرے انسانوں کی جان کا احترام موجود ہو اور ہر ایک دوسرے کی زندگی کے بقا وتحفظ میں مددگار بننے کا جذبہ رکھتا ہو۔ جو شخص ناحق کسی کی جان لیتا ہے وہ صرف ایک ہی فرد پر ظلم نہیں کرتا بلکہ یہ بھی ثابت کرتا ہے کہ اس کا دل حیات انسانی کے احترام سے اور ہمدردی نوع کے جذبہ سے خالی ہے، لہٰذا وہ پوری انسانیت کا دشمن ہے،

کیونکہ اس کے اندر وہ صفت پائی جاتی ہے جو اگر تمام افرادِ انسانی میں پائی جائے تو پوری نوع کا خاتمہ ہو جائے۔اس کے برعکس جو شخص انسان کی زندگی کے قیام میں مدد کرتا ہے وہ درحقیقت انسانیت کا حامی ہے۔کیونکہ اس میں وہ صفت پائی جاتی ہے جس پر انسانیت کے بقا کا انحصار ہے۔(۷)

حضور اکرم ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر پوری نسل انسانی کو عزت، جان اور مال کا تحفظ فراہم کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"فان دماء کم واموالکم واعراضکم علیکم حرام، کحرمۃ یومکم ھذا،فی بلد کم ھذا، فی شھر کم ھذا"(۸)

"بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس شہر میں اور تمہارے اس مہینے میں (مقرر کی گئی) ہے"

لہٰذا کسی بھی انسان کو ناحق قتل کرنا، اس کا مال لوٹنا اور اس کی عزت پر حملہ کرنا یا اس کی تذلیل کرنا دوسروں پر حرام ہے۔

اسلام قومی اور بین الاقوامی معاملات میں امن و رواداری کا درس دیتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ کے پاس کئی مواقع پر غیر مسلموں کے نمائندے آئے، لیکن آپ ﷺ نے ہمیشہ ان سے خود بھی حسن سلوک فرمایا اور صحابہ کرام کو بھی یہی تعلیم دی۔حتیٰ کہ نبوت کے جھوٹے دعویدار مسیلمہ کذاب کے نمائندے آئے جنہوں نے صریحاً اعتراف ارتداد کیا تھا لیکن آپ ﷺ ان کے سفارتکار ہونے کے باعث ان سے حسن سلوک سے پیش آئے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:

انی کنت عند رسول اللہ ﷺ جالسا اذا دخل ھذا (عبداللہ بن نواحۃ) ورجل وافدین من عند مسیلمۃ . فقال لھما رسول اللہ ﷺ : اتشھدان انی رسول اللہ ؟ فقالا لہ: نشھد ان مسیلمۃ رسول اللہ ، فقال: امنت باللہ ورسلہ ، لو کنت قاتلا وفداً لقتلتکما.(۹)

"میں حضور اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا جب یہ شخص (عبداللہ بن نواحہ) اور ایک اور آدمی مسیلمہ (کذاب) کی طرف سے سفارت کار بن کر آئے تو انہیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم دونوں اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ انہوں نے (اپنے کفر و ارتداد پر اصرار

کرتے ہوئے) کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ (معاذ اللہ) اللہ کا رسول ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے (کمال برداشت اور تحمل کی مثال قائم فرماتے ہوئے ارشاد) فرمایا: میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ اگر میں سفارت کاروں کو قتل کرنے والا ہوتا تو تم دونوں کو قتل کر دیتا"

غور کیجئے کہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں مسیلمہ کذاب کے پیروکاروں کے اعلانیہ کفر وارتداد کے باوجود تحمل سے کام لیا گیا، کسی قسم کی سزا نہیں دی گئی، نہ ہی انہیں قید کیا گیا اور نہ ہی انہیں قتل کرنے کا حکم فرمایا گیا۔ صرف اس لئے کہ وہ سفارت کار تھے۔

اسلام میں غیر مسلموں کے مذہبی رہنماؤں کے قتل کی بھی ممانعت کی گئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ایک روایت میں حضور اکرم ﷺ کے یہ الفاظ بہت اہم ہیں جو کہ آپ ﷺ لشکر روانہ کرتے وقت فرماتے تھے:

"لا تغدروا ولاتغلوا، ولا تمثلوا، ولا تقتلوا الوالدان، ولا اصحاب الصوامع. (۱۰)

"غداری نہ کرنا، دھوکہ نہ دینا، نعشوں کی بے حرمتی نہ کرنا اور بچوں اور پادریوں کو قتل نہ کرنا"

اسلام نے دوسروں کا مال لوٹنا حرام قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل و تدلوا بها الی الحکام لتا کلوا فریقا من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون. (۱۱)

"اور تم ایک دوسرے کے مال آپس میں ناحق نہ کھایا کرو اور نہ مال کو (بطور رشوت) حاکموں تک پہنچایا کرو کہ یوں لوگوں کے مال کا کچھ حصہ تم (بھی) ناجائز طریقے سے کھا سکو حالانکہ تمہارے علم میں ہو (کہ یہ گناہ ہے)"

حضور اکرم ﷺ نے بھی دوسروں کے مال کو لوٹنا حرام قرار دیا ہے۔

فان دماء کم واموالکم علیکم حرام. (۱۲)

"بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر حرام ہیں"

غیر مسلم شہریوں کی جانوں کی طرح ان کے اموال کی حفاظت بھی اسلامی ریاست پر لازم ہے۔ امام ابو یوسف (م:۱۸۲ھ) نے نجران کے عیسائیوں کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کے معاہدے کی یہ شق نقل کی ہے:

ولنجران و حاشیتها جوارالله و ذمة محمد النبی رسول الله ﷺ، علی اموالهم

وانفسهم وارضهم و ملتهم، و غائبهم و شاهد هم، وعشير تهم و بيعهم، و كل ماتحت ايديهم من قليل او كثير. (۱۳)

"اللہ اور اللہ کے رسول محمد ﷺ اہل نجران اور ان کے حلیفوں کے لئے ان کے مالوں، ان کی جانوں، ان کی زمینوں، ان کے دین، ان کے غیر موجود و موجود افراد، ان کے خاندان کے افراد، ان کی عبادت گاہوں اور جو کچھ بھی ان کے ہاتھوں میں ہے، تھوڑا یا زیادہ، ہر شے کی حفاظت کے ضامن اور ذمہ دار ہیں"

اسلامی ریاست میں غیر مسلم شہریوں کے جان و مال کی حفاظت کا اس قدر اہتمام کیا گیا ہے کہ ان کے اموال کی حفاظت اتنی ہی ضروری ہے جتنی مسلمانوں کے اموال کی حتیٰ کہ اگر کوئی مسلمان ان کی شراب یا خنزیر کو تلف کر دے تو اس پر جرمانہ لازم آئے گا۔ فقہ حنفی کی مشہور کتاب 'ردالمحتار' میں علامہ ابن عابدین شامی (م:۱۲۵۲ھ) لکھتے ہیں:

فان اراقه رجل اوقتل خنزيره ضمن. (۱۴)

پھر اگر کوئی شخص اس (ذمی) کی شراب بہا دے یا اس کا خنزیر قتل کر دے تو وہ ضمان دے گا۔

امام ابن قدامہ حنبلی (م: ۶۲۰ھ) نے کہا ہے کہ غیر مسلم شہری کا مال چوری کرنے والے پر اسی طرح حد عائد ہوگی جس طرح مسلمان کا مال چوری کرنے والے پر ہوتی ہے۔ ان کے الفاظ اس طرح ہیں۔

ويقطع المسلم بسرقة مال المسلم والذمى. (۱۵)

علامہ ابن حزم (م:۴۵۶ھ) بیان کرتے ہیں:

ولم يات نهى قط عن قطع يدمن سرق مال كافر ذمى. (۱۶)

"جس شخص نے کسی کافر ذمی کا مال چوری کیا اس کا ہاتھ کاٹنے کی نفی کہیں وارد نہیں ہوئی"

اسلام میں جیسے مسلمان کی عزت و آبرو کی تذلیل حرام ہے ویسے ہی غیر مسلم شہری کی عزت کو پامال کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

ایک دفعہ گورنر مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے ایک غیر مسلم کو ناحق سزا دی۔ خلیفہ وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس جب اس کی شکایت کی گئی تو انہوں نے سر عام گورنر مصر کے بیٹے کو اس غیر مسلم مصری سے سزا دلوائی اور یہ تاریخی جملہ ارشاد فرمایا:

مذكم تعبدتم الناس وقد ولدتهم امهاتهم احرار؟ (۱۷)

"تم نے کب سے لوگوں کو اپنا غلام سمجھ لیا ہے حالانکہ ان کی ماؤں نے انہیں آزاد جنا تھا؟"

آیات قرآنی، احادیث مبارکہ، صحابہ کرام ؓ اور فقہائے امت کے اقوال کی روشنی میں یہ واضح ہوتا ہے کہ کسی مسلمان کو یہ حق حاصل نہیں کہ کسی غیر مسلم شہری کو محض اس کے غیر مسلم ہونے کی بنا پر قتل کردے یا اس کا مال لوٹے یا اس کی عزت پامال کرے یا اس کی عبادت گاہ کو نقصان پہنچائے۔ حضور اکرم ﷺ نے تو یہاں تک فرمادیا کہ:

من قتل معاهداً في غير كنهه حرم الله عليه الجنة. (١٨)

"جس نے معاہد کو بلاوجہ قتل کیا اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کردی"

اسلام نے جہاں غیر مسلموں کی تکریم کا درس دیا ہے وہیں ایک مسلمان کی عزت، جان اور مال کا احترام کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ایک مومن کی حرمت کو کعبے کی حرمت سے زیادہ محترم قرار دیا ہے۔ امام ابن ماجہ (م: ۲۷۳ھ) سے مروی حدیث مبارکہ ملاحظہ ہو:

حدثنا عبداللہ بن عمرو ؓ قال: رأيت رسول لله ﷺ يطوف بالكعبة، و يقول: مااطيبك و اطيب ريحك، مااعظمك واعظم حرمتك، والذى نفس محمد بيده، لحرمة المومن اعظم عندالله حرمة منك. ماله و دمه وان نظن به الا خيراً (١٩)

"حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ نے ہم سے بیان کیا کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور یہ فرماتے سنا: (اے کعبہ) تو کتنا عمدہ ہے اور تیری خوشبو کتنی پیاری ہے تو کتنا عظیم المرتبت ہے اور تیری حرمت کتنی زیادہ ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! مومن کے جان و مال کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری حرمت سے زیادہ ہے۔ ہمیں مومن کے بارے میں نیک گمان ہی رکھنا چاہیے"

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ ایک مومن کے جان و مال کی قدر و قیمت کو واضح کررہی ہے۔ آتشیں اسلحہ سے لوگوں کو قتل کرنا تو بہت بڑا اقدام ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اہل اسلام کو اپنے مسلمان بھائی کی طرف اسلحہ سے محض اشارہ کرنے والے کو بھی ملعون و مردود قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

من اشار الى اخيه بحديدة، فان الملا لكة تلعنه، حتى يدعه، وان كان اخاه لا بيهِ وامه. (٢٠)

"جو شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرتا ہے فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت کرتے ہیں جب تک وہ اس اشارہ کو ترک نہیں کرتا خواہ وہ اس کا حقیقی بھائی (ہی کیوں نہ) ہو"

زبان سے دوسرے مسلمانوں کو اذیت پہنچانے سے منع کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ولا یغتب بعضکم بعضا. (۲۱)

"اور تم میں سے ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے"

آنجناب ﷺ نے فرمایا:

المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده. (۲۲)

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں"

اگر مسلمانوں اور غیر مسلموں کی جنگ ہو رہی ہو اور دوران جنگ ایک غیر مسلم کلمہ پڑھ لے تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔ مسلمانوں کو یہ بدگمانی کرنے کی اجازت نہیں ہے کہ اس کافر نے جان بچانے کے لیے کلمہ پڑھا ہے۔

حضور اکرم ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ ملاحظہ کریں جس میں حضرت اسامۃ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

بعثنا رسول الله ﷺ الی الحرقة، فصبحنا القوم فهزمنا هم والحقت انا ورجل من الانصار رجلا منهم، فلما غشینا ه قال: لا اله الا اللّٰه، فکف الانصاری، فطعنته برمحی حتی قتلته، فلماقدمنا بلغ النبی ﷺ فقال: "یا اسامة، اقتلته بعد ماقال: : لا الـه الا اللّٰه؟ قلت: کان متعوذاً، فما زال یکر رهاحتی تمنیت انی لم اکن اسلمت قبل ذالک الیوم. (۲۳)

"رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جہاد کیلئے مقام حرقہ کی طرف روانہ کیا۔ ہم صبح وہاں پہنچے اور (شدید لڑائی کے بعد) انہیں شکست دے دی۔ میں نے اور ایک انصاری صحابی نے مل کر اس قبیلہ کے ایک شخص کو گھیر لیا، جب ہم اس پر غالب آ گئے تو اس نے کہا: لا الہ الا اللہ۔ انصاری تو (اس کی زبان سے کلمہ سن) کر الگ ہو گیا لیکن میں نے نیزہ مار کر اسے ہلاک کر ڈالا۔ جب ہم واپس آئے تو حضور اکرم ﷺ کو بھی اس واقعہ کی خبر ہو چکی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اسامہ: تم نے اسے کلمہ پڑھنے کے باوجود قتل کیا؟ میں نے عرض کیا: اس نے جان بچانے کے لئے کلمہ پڑھا تھا۔ حضور ﷺ بار بار یہ کلمات دہرا رہے تھے اور میں افسوس کر رہا تھا کہ کاش آج سے پہلے میں اسلام نہ لایا ہوتا۔"

پرامن شہریوں اور بے گناہ مسلمانوں کا قتل عام کرنے والے مسلمانوں کو اس فرمان رسول ﷺ پر ضرور غور کرنا چاہیے کہ جب حالت جنگ میں موت کے ڈر سے کلمہ پڑھنے والے دشمن کو بھی امان حاصل ہے تو کلمہ گو بے گناہ مسلمانوں کو قتل کرنا کتنا بڑا جرم ہوگا؟

جولوگ مسلمانوں کے قتل میں کسی بھی قسم کی معاونت کرتے ہیں، ان کے بارے میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

من اعان علی قتل مومن بشطر کلمة ، لقی الله عزوجل ، مکتوب بین عینیه: آیس من رحمة الله. (۲۴)

جس شخص نے چند کلمات کے ذریعے بھی کسی مومن کے قتل میں کسی کی مدد کی تو وہ اللہ تعالی سے اس حال میں ملے گا کہ اس کی آنکھوں کے درمیان پیشانی پر لکھا ہوگا: آیس من رحمة الله (اللہ تعالی کی رحمت سے مایوس شخص).

محولہ بالا حقائق اس حقیقت کو واضح کررہے ہیں کہ اسلام میں انسانی جان، مال اور عزت کو بے حد احترام دیا گیا ہے۔ خواہ یہ جان، مال اور عزت مسلمانوں کی ہو خواہ غیر مسلم کی۔ یہ بدقسمتی ہے کہ امت مسلمہ اسلام کی اصل تعلیمات سے دور ہوتی جارہی ہے۔ دہشت گردی، قتل و غارت اور عدم برداشت کے جذبات پروان چڑھ رہے ہیں۔ جن کی وجہ سے عالمی دنیا میں مسلمانوں کا وقار روز بروز گرتا جارہا ہے۔ اگر امت مسلمہ اپنا کھویا ہوا مقام پھر سے حاصل کرنا چاہتی ہے تو اسے انسانی جان، مال اور عزت کا احترام کرنا ہوگا۔ نیز درج ذیل امور کی طرف توجہ دینا ہوگی۔

۱۔ اسلام ہماری شناخت اور تشخص ہے۔ ہمیں یہ بات دنیا کو بتاتے ہوئے گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ دنیا کو دوٹوک انداز میں بتانا ہوگا کہ ہم اول و آخر اپنے رب کے مطیع ہیں۔ احساس کمتری کو ختم کرنا ہوگا۔

۲۔ تعلیم اور تحقیق کے میدان میں امت مسلمہ زوال کا شکار ہے۔ روزنامہ جنگ، لاہور کی ۲۴ اپریل ۲۰۱۲ء کی درج ذیل رپورٹ ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے: "برطانیہ وامریکہ کی درسگاہیں 10 بہترین جامعات قرار پائیں جبکہ ان میں کوئی مسلم ملک شامل نہیں کیمبرج معمولی فرق سے پہلی معیاری یونیورسٹی قرار پائی۔ ہاورڈ کا دوسرا نمبر ہے۔ ۴۰۰ بہترین جامعات میں پاکستان کا کوئی ادارہ شامل نہیں۔ اسلامی ملکوں میں ۵۸۰ اور صرف بھارت میں ۵۸۳ یونیورسٹیاں ہیں۔ ایشیا میں چین، کوریا، بھارت جامعات پر سب سے زیادہ سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ امریکی جریدے "یو ایس نیوز اینڈ ورلڈ رپورٹ" نے یہ درجہ بندی تعلیم اور کیرئیر پر تحقیق کرنے والے بین الاقوامی ادارے" کوئیک کیورلی سیمونٹنگ" سے کرائی ہے" (۲۵)

حصول ترقی کے لئے ضروری ہے کہ مسلمانوں میں رائج نظام تعلیم میں مثبت تبدیلیاں لائی جائیں تاکہ اسلامی معاشرے میں اعلیٰ جدید تعلیم یافتہ ماہرین تیار ہوں جو نئی ایجادات کی قدرت رکھتے ہوں۔

۳۔ اسلامی دنیا وسائل سے مالا مال ہے۔ یہ خزانے امت کے میدانوں اور پہاڑوں میں، اس کی وادیوں اور صحراؤں میں، اس کے سمندروں اور دریاؤں میں بکھرے پڑے ہیں۔ ہماری جغرافیائی اہمیت بھی اپنی جگہ مسلمہ ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ وسائل کو بہتر طریقے سے استعمال میں لایا جائے۔

۴۔ ترقی کے حصول کیلئے معاشرتی ظلم وزیادتیوں کو ختم کرنا ہوگا۔

۵۔ خواتین کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے انہیں صحیح مقام ومرتبہ دیا جائے۔ خواتین کی اہمیت اس لئے بھی ہے کہ خواتین معاشرے کا عددی لحاظ سے نصف حصہ ہیں۔ گھر اور معاشرے پر ان کے براہ راست مثبت یا منفی ہر دو طرح سے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ مسلمان مردوں کے لئے ضروری ہے کہ خواتین کے ساتھ ان کے اولین فریضے کی ادائیگی میں معاونت کریں جو گھر کی نگہداشت، خاوند کا خیال اور نسل انسانی کی تربیت کرنے کے اعلیٰ اعمال پر مشتمل ہے۔ اس میں دورائے نہیں (جنہوں نے تجربات کرنے تھے، کر لئے پھر بھی یہی نتیجہ نکلا) کہ خواتین سے یہ مقام کوئی اور نہیں لے سکتا اور نہ ہی اسے درست انداز سے ادا ہی کر سکتا ہے۔ لہذا خواتین کے ساتھ بھر پور تعاون کیا جانا چاہیے تاکہ وہ اچھی بیوی، بہترین ماں اور مفید شہری ثابت ہوسکیں۔

ہمیں ضرورت و مجبوری میں ان کے کام کرنے کے حق کو بھی تسلیم کرنا چاہیے۔ اگر خود انہیں یا ان کے افراد خاندان کو ان کی معاونت کی ضرورت ہو تو وہ باہر جا کر کام کر سکتی ہیں جیسے کہ حضرت شعیب علیہ اسلام کے واقعے سے راہنمائی ملتی ہے جب کہ وہ بوڑھے تھے اور ان کی بیٹیاں بکریوں کو پانی پلانے کے لئے لے جاتی تھیں۔ علاوہ ازیں اگر معاشرے کو ان کے کام کی ضرورت ہو جیسے کہ عورتوں کا بچیوں کو تعلیم دینا، عورتوں کا عورتوں کے علاج کے لئے تربیت لینا وغیرہ جیسے امور تو ان میں خواتین کو کام کرنے کا موقع ملنا چاہیے۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ اگر خواتین کو درست مقام حاصل ہوگا تو خاندان خوش وخرم رہے گا اور زندگی پر سکون بسر ہوگی۔

۶۔ اتفاق واتحاد کو فروغ دینا ہوگا۔ کٹی پھٹی اور بکھری امت کا کوئی مستقبل نہیں۔ کبھی یہ ایک تھی، اب مختلف اقوام کا مجموعہ بن چکی ہے جو الگ الگ گروہوں کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔ یہ گروہ محض متفرق مجموعہ ہی نہیں ہیں بلکہ بار بار عملاً ایک دوسرے سے دست وگریبان ہو جاتے ہیں اور اس طرح خود ہی ایک دوسرے کے غیظ وغضب کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔ جبکہ موجودہ دور میں مختلف الخیال اقوام پرانے اختلافات، نسلی امتیازات، مذہبی لڑائیاں اور علاقائی جھگڑے کم سے کم کرنے پر کمربستہ ہیں۔ ہم اس وقت تک عالمی سازشوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے جب تک اتفاق اور اتحاد کو فروغ نہ دیں۔

مندرجہ بالا نکات کو پیش نظر رکھ کر ہم بحیثیت امت ترقی کر سکتے ہیں ہم مادی، روحانی، تہذیبی، بشری ہر نوع کے خزانوں سے مالا مال ہیں۔ عین ممکن ہے کہ اکیسویں صدی میں ہم اپنی عظمت رفتہ کو پا کر پھر شوکت ورفعت کو بحال کر سکیں۔ دنیا کو اسلام کی طرف راغب کرنے کا سب سے بہتر راستہ یہ ہے کہ ہم اسلام پر عمل کرنے والے بن جائیں۔ جہاں تک غیروں کی سازشوں کا تعلق ہے تو ہمارے لئے قرآن رہنمائی کر رہا ہے:

ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة و جادلهم بالتی هی احسن. (۲۶)

"پکارو اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ اور موعظہ حسنہ کے ساتھ اور ان (کج بحثوں) سے مجادلہ کرو اس طور پر جو بہت عمدہ ہو"

اسلامی ملکوں کے سربراہان اور عوام کے لئے ضروری ہے کہ قول وفعل کے تضاد سے اپنے آپ کو بچائیں، حضور اکرم ﷺ نے کبھی کسی کو دھوکہ نہیں دیا، آپ ﷺ نے زیر زمین کارروائیوں سے ہمیشہ اجتناب کیا اور وعدوں کو ایفا کرنے کا درس دیا۔ دنیا کی قیادت انہیں کو ملتی ہے جو کردار اور علم وتحقیق میں نمونہ بنتے ہیں۔ ہمیں سورۃ الاحزاب کی اس آیت پر عمل کرنا چاہیے۔

لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة. (۲۷)

"یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔

حوالہ جات

1- www.worldometers.info/world-population

2- Muslimpopulation.com/world/

۳۔ ال عمران،۳/110

۴۔ الترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ (م:۲۷۹ھ)، جامع الترمذی، ابواب الامثال عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء (فی) مثل ابن آدم واجلہ وأملہ، حدیث نمبر۲۸۷۴،ص:۶۴۶، دارالسلام للنشر والتوزیع، الریاض،۱۴۲۰ھ

۵۔ المائدۃ،۵/۳

۶۔ المائدۃ،۵/۳۲

۷۔ مودودی، سیدابوالاعلیٰ (م:۱۹۷۹ء)، تفہیم القرآن، ج:۱،ص:۴۶۴، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور،۱۹۹۱ء

۸۔ بخاری، محمد بن اسماعیل (م:۲۵۶ھ)، الجامع الصحیح، کتاب الحج، باب الخطبۃ ایام منیٰ، حدیث نمبر۱۷۳۹،ص:۲۸۰، دارالسلام للنشر والتوزیع، الریاض،۱۴۱۹ھ

۹۔ الدارمی، ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن (م:۲۵۵ھ)، سنن الدارمی، باب فی النھی عن قتل الرسل، ج:۲، حدیث نمبر۲۵۰۳، ص:۳۰۷، دارالکتاب العربی، بیروت،۱۴۱۷ھ

۱۰۔ احمد بن حنبل (م:۲۴۱ھ)، المسند، ج:۱، حدیث نمبر۲۷۳۱،ص:۳۹۱، نشر السنۃ، ملتان،۱۴۲۱ھ

۱۱۔ البقرۃ،۲/۱۸۸

۱۲۔ بخاری، محمد بن اسماعیل (م:۲۵۶ھ)، الجامع الصحیح، کتاب الحج، باب الخطبۃ ایام منیٰ، حدیث نمبر۱۷۴۱،ص:۲۸۱، دارالسلام للنشر والتوزیع، الریاض،۱۴۱۹ھ

۱۳۔ ابویوسف، یعقوب بن ابراہیم (م:۱۸۲)، کتاب الخراج، ص:۷۲، دارالمعرفۃ للطباعۃ والنشر، بیروت، لبنان، سن ندارد

۱۴۔ ابن عابدین شامی، محمد بن امین (م:۱۲۵۲ھ)، ردالمحتار علی الدرالمختار شرح تنویرالابصار، کتاب الغصب، المجلد التاسع، ص:۳۰۴، دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان،۱۴۲۴ھ

۱۵۔ ابن قدامۃ، ابومحمد عبداللہ بن احمد بن محمد (م:۶۲۰ھ)، المغنی، کتاب الحدود، باب القطع فی السرقۃ، الجزء الثانی عشر، ص:۳۱۵، دارالحدیث، القاہرۃ،۱۴۲۵ھ

۱۶۔ ابن حزم، ابومحمد علی بن احمد بن سعید (م:۴۵۶ھ)، المحلّی شرح المجلّی، ج:۱۳،ص:۱۷۷، داراحیاالتراث العربی، بیروت، لبنان، ۱۴۱۸ھ۔

۱۷۔ الہندی، علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین (م:۹۷۵ھ)، کتاب الفضائل/فضائل الصحابہ، الجز الثانی عشر، حدیث نمبر ۳۶۰۰۵،ص:۲۹۴، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان،۱۴۲۴ھ

۱۸۔ الدارمی، ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن (م:۲۵۵ھ)، سنن الدارمی، باب فی النھی عن قتل المعاھد، ج:۲، حدیث نمبر۲۴۰۹،

ص:۶۸۵، دارالقلم، دمشق، ۱۴۱۷ھ

۱۹۔ ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید (م:۲۷۳ھ)، السنن، ابواب الفتن، باب حرمۃ دم المومن ومالہ، حدیث نمبر۳۹۳۲، ص۵۶۴، دارالسلام للنشر والتوزیع، الریاض، ۱۴۲۰ھ

۲۰۔ مسلم بن حجاج (م:۲۶۱ھ)، جامع الصحیح، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب النھی عن اشارۃ بالسلاح الی مسلم، حدیث نمبر۶۶۶۶، ص:۱۱۴۲، دارالسلام للنشر والتوزیع، الریاض، ۱۴۱۹ھ

۲۱۔ الحجرات، ۱۲/۴۹

۲۲۔ بخاری، محمد بن اسماعیل (م:۲۵۶ھ)، الجامع الصحیح، کتاب الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ، حدیث نمبر۱۰، ص:۵، دارالسلام للنشر والتوزیع، الریاض، ۱۴۱۹ھ

۲۳۔ ایضاً، کتاب المغازی، باب بعث النبی ﷺ اسامۃ بن زید الی الحرقات من جھینۃ، حدیث نمبر۴۲۶۹، ص:۷۲۲، دارالسلام للنشر والتوزیع، الریاض، ۱۴۱۹ھ

۲۴۔ ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید (م:۲۷۳ھ)، السنن، ابواب الدیات، باب التغلیظ فی قتل مسلم ظلماً، حدیث نمبر۲۶۲۰، ص:۳۷۶، دارالسلام للنشر والتوزیع، الریاض، ۱۴۲۰ھ

۲۵۔ روزنامہ جنگ، لاہور، ۲۴اپریل، ۲۰۱۲ء، ص:۱۲

۲۶۔ النحل، ۱۲۵/۱۶

۲۷۔ الاحزاب، ۲۱/۳۳